خطباتِ جمعہ

خطبہ اولیٰ - ۱۹ ربیع الاول ۵۷ھ

حمد و نعت کے بعد:-

برادران اسلام! اس سے پہلے میں نے ایک خطبہ میں آپ سے وعدہ کیا تھا کہ آپ کے سامنے مسلمان کی صفات بیان کرونگا۔ یعنی یہ بتاؤنگا کہ مسلمان ہونے کیلیے کم سے کم شرطیں کیا ہیں آدمی کو کم از کم کیسا ہونا چاہیے کہ وہ مسلمان کہلائے جانیکے قابل ہو۔

اس بات کو سمجھنے کیلیے، سب سے پہلے آپ کو یہ جاننا چاہیے کہ کفر کیا ہے اور اسلام کیا ہے کفر یہ ہے کہ آدمی خدا کی فرماں برداری سے انکار کردے، اور اسلام یہ ہے کہ آدمی صرف خدا کا فرمان بردار ہو، اور ہر ایسے طریقے، یا قانون، یا حکم کو ماننے سے انکار کردے جو خدا کی بھیجی ہوئی ہدایت کے خلاف ہو۔ اسلام اور کفر کا یہ فرق قرآن مجید میں صاف صاف بیان کردیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ (المائدہ-۷)

یعنی "اور جو شخص خدا کی اتاری ہوئی ہدایت کے مطابق فیصلہ نہ کرے ایسے ہی لوگ دراصل کافر ہیں"

فیصلہ کرنے سے یہ مراد نہیں ہے کہ عدالت میں جو مقدمہ جائے، بس اسی کا فیصلہ خدا کی کتاب کے مطابق ہو۔ بلکہ دراصل فیصلہ سے مراد وہ فیصلہ ہے جو ہر شخص اپنی زندگی میں ہر وقت کیا کرتا ہے

ہر موقع پر تمہارے سامنے یہ سوال آتا ہے کہ فلاں کام کیا جائے یا نہ کیا جائے۔ فلاں بات اس طرح کی جائے یا اُس طرح کی جائے۔ فلاں معاملہ میں یہ طریقہ اختیار کیا جائے یا وہ طریقہ اختیار کیا جائے۔ ایسے موقعوں پر ایک طریقہ خدا کی کتاب اور اسکے رسول کی سنت بتاتی ہے۔ اور دوسرا طریقہ انسان کے اپنے نفس کی خواہش، یا باپ دادا کی رسمیں، یا انسانوں کے بنائے ہوئے قانون بتاتے ہیں۔ اب جو شخص خدا کے بتائے ہوئے طریقہ کو چھوڑ کر دوسرے طریقہ کے مطابق کام کرنیکا فیصلہ کرتا ہے وہ دراصل کفر کا طریقہ اختیار کرتا ہے۔ اگر اس نے اپنی ساری زندگی ہی کیلیے یہی ڈھنگ اختیار کیا ہو تو وہ پورا کافر ہے۔ اگر بعض معاملات میں وہ خدا کی ہدایت کو مانتا ہو، اور بعض میں اپنے نفس کی خواہشات یا رسم ورواج یا انسانوں کے قانون کے مقابلہ میں خدا کے قانون کو چھوڑ دیتا ہو، تو جسقدر وہ خدا کے قانون سے بغاوت کرتا ہے اسی قدر کفر میں مبتلا ہے کوئی آدھا کافر ہے۔ کوئی چوتھائی کافر ہے۔ کسی میں دسواں حصہ کفر کا ہے اور کسی میں بیسواں حصہ۔ غرض جتنی خدا کے قانون سے بغاوت ہے اتنا ہی کفر بھی ہے۔

اسلام اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ آدمی صرف خدا کا بندہ ہو۔ نہ نفس کا بندہ۔ نہ باپ دادا کا بندہ۔ نہ خاندان اور قبیلہ کا بندہ۔ نہ مولوی صاحب اور پیر صاحب کا بندہ۔ نہ زمیندار صاحب اور تحصیلدار صاحب اور مجسٹریٹ صاحب کا بندہ۔ نہ خدا کے سوا کسی اور صاحب کا بندہ۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:-

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ (آلِ عمران - ۷)

یعنی اے نبی اہلِ کتاب سے کہو کہ آؤ، ہم تم ایک ایسی بات پر اتفاق کرلیں جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے، یعنی جو تمہارے نبی بھی بتا گئے ہیں، اور خدا کا نبی ہونیکی حیثیت سے میں بھی

وہی بات کہتا ہوں۔ وہ بات یہ ہے کہ ہم ایک تو خدا کے سوا کسی کی پوجا اور بندگی نہ کریں۔ دوسرے یہ کہ خدائی میں کسی کو شریک نہ کریں۔ اور تیسری بات یہ ہے کہ ہم میں سے کوئی انسان کسی انسان کو خدا کے بجائے اپنا مالک اور اپنا آقا نہ بنائے۔ یہ تین باتیں اگر وہ نہیں مانتے تو ان سے کہدو کہ گواہ رہو، ہم تو مسلمان ہیں۔ یعنی ہم ان تینوں باتوں کو مانتے ہیں۔

دوسری جگہ ارشاد ہے:

أَفَغَيْرَ دِينِ اللَّهِ يَبْغُونَ وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ۔

یعنی "کیا وہ خدا کی اطاعت کے سوا کسی اور کی اطاعت چاہتے ہیں۔ حالانکہ خدا وہ ہے کہ زمین اور آسمان کی ہر چیز چار و ناچار اسی کی اطاعت کر رہی ہے اور سب کو اسی کی طرف پلٹنا ہے"۔

ان دونوں آیتوں میں ایک ہی بات بیان کی گئی ہے۔ یعنی یہ کہ اصلی دین خدا کی اطاعت اور فرمانبرداری ہے۔ خدا کی عبادت کے معنی یہ نہیں ہیں کہ بس پانچ وقت اسکے آگے سجدہ کرلو۔ بلکہ اسکی عبادت کے معنی یہ ہیں کہ رات دن میں ہر وقت اسکے احکام کی اطاعت کرو۔ جس چیز سے اس نے منع کیا ہے اس سے رک جاؤ۔ جس چیز کا اس نے حکم دیا ہے، اس پر عمل کرو۔ ہر معاملہ میں یہ دیکھو کہ خدا کا حکم کیا ہے۔ یہ نہ دیکھو کہ تمہارا اپنا دل کیا کہتا ہے، تمہاری عقل کیا کہتی ہے، باپ دادا کیا کر گئے ہیں، خاندان اور قبیلہ والوں کی کیا مرضی ہے، جناب مولوی صاحب قبلہ اور جناب پیر صاحب قبلہ کیا فرماتے ہیں، اور فلاں صاحب کا کیا حکم ہے اور فلاں صاحب کی کیا مرضی ہے۔ اگر تم نے خدا کے حکم کو چھوڑ کر کسی کی بات بھی مانی تو گویا خدائی میں اسکو شریک کیا۔ اسکو وہ درجہ دیا جو صرف خدا کا درجہ ہے۔ حکم دینے والا تو صرف خدا ہے۔ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ۔ بندگی کے لائق تو صرف وہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا، اور جسکے بل بوتے پر تم زندہ ہو۔ زمین اور آسمان کی ہر

چیز اسی کی اطاعت کر رہی ہے ۔ کوئی پتھر کسی پتھر کی اطاعت نہیں کرتا ۔ کوئی درخت کسی درخت کی اطاعت نہیں کرتا ۔ کوئی جانور کسی جانور کی اطاعت نہیں کرتا ۔ پھر کیا تم جانوروں اور درختوں اور پتھروں سے بھی گئے گذرے ہو گئے کہ وہ تو صرف خدا کی اطاعت کریں ، اور تم خدا کو چھوڑ کر انسانوں کی اطاعت کرو ۔۔۔ یہ ہے وہ بات جو قرآن کی ان دونوں آیتوں میں بیان فرمائی گئی ہے ۔

اب میں آپ سے یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ کفر اور گمراہی دراصل نکلتی کہاں سے ہے ۔ قرآن مجید ہم کو بتاتا ہے کہ اس کمبخت بلا کے آنے کے تین راستے ہیں :

پہلا راستہ انسان کے اپنے نفس کی خواہشات ہیں :

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ، اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۔ (القصص - ۵)

یعنی " اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہو گا جس نے خدا کی ہدایت کے بغیر اپنے نفس کی خواہش کی پیروی کی ۔ ایسے ظالم لوگوں کو خدا ہدایت نہیں دیتا ۔"

مطلب یہ ہے کہ سب سے بڑھ کر انسان کو گمراہ کرنے والی چیز انسان کے اپنے نفس کی خواہشات ہیں ۔ جو شخص خواہشات کا بندہ بن گیا ، اس کے لیے خدا کا بندہ بننا ممکن ہی نہیں ۔ وہ تو ہر وقت یہ دیکھے گا کہ مجھے روپیہ کس کام میں ملتا ہے ، میری عزت اور شہرت کس کام میں ہوتی ہے ، مجھے لذت اور لطف کس کام میں حاصل ہوتا ہے ، مجھے آرام و آسائش کس کام میں ملتی ہے ۔ بس یہ چیزیں جس کام میں ہونگی اُسی کو وہ اختیار کریگا ، چاہے خدا اس سے منع کرے ۔ اور یہ چیزیں جس کام میں نہ ہوں ، اسکو وہ ہرگز نہ کریگا ، چاہے خدا اس کا حکم دے ۔ تو ایسے شخص کا خدا اللہ تبارک و تعالیٰ نہ ہوا ، اس کا اپنا نفس ہی اسکا خدا ہو گیا ۔ اس کو ہدایت کیسے مل سکتی ہے ۔ اسی بات کو دوسری جگہ قرآن میں یوں بیان کیا گیا ہے :

أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهُ هَوَاهُ ۔ أَفَأَنْتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا ۔ أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ أَوْ يَعْقِلُونَ ۔ إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا ۔

یعنی "اے نبی، تم نے اس شخص کے حال پر غور بھی کیا جس نے اپنے نفس کی خواہش کو اپنا خدا بنا لیا ہے؟ تم کیا ایسے شخص کی نگرانی کر سکتے ہو۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ ان میں سے بہت سے لوگ سنتے اور سمجھتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ یہ تو جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی گئے گذرے"۔

نفس کے بندے کا جانوروں سے بدتر ہونا ایسی بات ہے جس میں کسی شک کی گنجائش ہی نہیں۔ کوئی جانور آپ کو ایسا نہ ملیگا جو خدا کی مقرر کی ہوئی حد سے آگے بڑھتا ہو۔ ہر جانور وہی چیز کھاتا ہے جو خدا نے اسکے لیے مقرر کی ہے۔ اسی قدر کھاتا ہے جسقدر اسکے لیے مقرر کی ہے۔ اور جتنے کام جس جانور کے لیے مقرر ہیں بس وہ اتنے ہی کرتا ہے۔ مگر یہ انسان ایسا جانور ہے کہ جب یہ اپنی خواہش کا بندہ بنتا ہے تو وہ حرکتیں کر گذرتا ہے جن سے شیطان بھی پناہ مانگے۔

یہ تو گمراہی کے آنے کا پہلا راستہ ہے۔ دوسرا راستہ یہ ہے کہ باپ دادا سے جو رسم و رواج، جو عقیدے اور خیالات، جو رنگ ڈھنگ چلے آ رہے ہوں، آدمی ان کا غلام بن جائے اور خدا کے حکم سے بڑھ کر انکو سمجھے، اور اگر ان کے خلاف خدا کا حکم اسکے سامنے پیش کیا جائے تو کہے کہ میں تو وہی کرونگا جو میرے باپ دادا کرتے تھے اور جو میرے خاندان اور قبیلہ کا رواج ہے۔ جو شخص اس مرض میں مبتلا ہے وہ خدا کا بندہ کب ہوا۔ اسکے خدا تو اسکے باپ دادا اور اسکے خاندان اور قبیلے کے لوگ ہیں۔ اس کو یہ جھوٹا دعویٰ کرنیکا کیا حق ہے کہ میں مسلمان ہوں۔ قرآن کریم میں اس پر بھی بڑی سختی کے ساتھ تنبیہ کی گئی ہے:

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا

اَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُونَ (البقرہ - ۲۱)

"اور جب کبھی ان سے کہا گیا کہ جو حکم خدا نے بھیجا ہے اسکی پیروی کرو، تو انہوں نے یہی کہا کہ ہم تو اس بات کی پیروی کرینگے جو ہمیں باپ دادا سے ملی ہے - اگر ان کے باپ دادا کسی بات کو نہ سمجھے ہوں اور راہِ راست پر نہ ہوں تو کیا یہ پھر بھی انہی کی پیروی کیے چلے جائینگے؟"

دوسری جگہ فرمایا:

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا اَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (المائدہ - ۱۴)

"اور جب کبھی ان سے کہا گیا کہ آؤ اس فرمان کی طرف جو خدا نے بھیجا ہے، اور آؤ رسول کے طریقہ کی طرف، تو انہوں نے کہا کہ ہمارے لیے تو بس وہی طریقہ کافی ہے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے - کیا یہ باپ دادا ہی کی پیروی کیے چلے جائینگے چاہے ان کو کسی بات کا علم نہ ہو اور وہ سیدھے راستے پر نہ ہوں؟ اے ایمان والو! تم کو تو اپنی فکر ہونی چاہیے - اگر تم سیدھے راستے پر لگ جاؤ تو کسی دوسرے کی گمراہی سے تمہیں کوئی نقصان نہ ہوگا پھر تم سب کو خدا کی طرف واپس جانا ہے اور اس وقت خدا تم کو تمہارے اعمالِ نیک و بد سب دکھا دیگا۔"

یہ ایسی گمراہی ہے جس میں تقریباً ہر زمانے کے جاہل لوگ مبتلا رہے ہیں، اور ہمیشہ خدا کے رسولوں کی ہدایت کو ماننے سے یہی چیز انسان کو روکتی رہی ہے - حضرت موسیٰ نے جب خدا کی شریعت کی طرف بلایا تھا، اس وقت بھی لوگوں نے یہی کہا تھا۔

اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا (یونس - ۸)

"کیا تو ہمیں اس راستہ سے ہٹانا چاہتا ہے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے"

حضرت ابراہیمؑ نے جب اپنے قبیلہ والوں کو شرک سے روکا تو انہوں نے بھی یہی کہا تھا:

وَجَدْنَا اٰبَاءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ (الانبیاء - ۵) "ہم نے تو اپنے باپ دادا کو انکی پرستش ہی کرتے ہوئے پایا ہے"

غرض اسی طرح ہر نبی کے مقابلے میں لوگوں نے یہی حجت پیش کی ہے کہ تم جو کہتے ہو یہ ہمارے باپ دادا کے طریقہ کے خلاف ہے، اسلیے ہم اسے نہیں مانتے۔ چنانچہ قرآن میں ارشاد ہے:

وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَاءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ۔ قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَاءَكُمْ ۔ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ (الزخرف - ۲)

یعنی "ایسا ہی ہوتا رہا ہے کہ جب کبھی ہم نے کسی بستی میں کسی ڈرانیوالے یعنی پیغمبر کو بھیجا تو اُس بستی کے کھاتے پیتے لوگوں نے یہی کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقہ پر پایا ہے اور ہم انہی کے قدم بقدم چل رہے ہیں۔ پیغمبر نے ان سے کہا کہ اگر میں اس سے بہتر بات بتاؤں جس پر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے تو کیا پھر بھی تم باپ دادا ہی کی پیروی کیے چلے جاؤ گے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم اُس بات کو نہیں مانتے جو تم لے کر آئے ہو۔ بس جب انہوں نے یہ جواب دیا تو (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) ہم نے بھی انکو خوب سزا دی اور اب دیکھ لو کہ ہمارے احکام کو جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا ہے"

یہ سب کچھ بیان کرنیکے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یا تو باپ دادا ہی کی پیروی کرلو یا پھر ہمارے ہی حکم کی پیروی کرو۔ یہ دونوں باتیں ایک ساتھ نہیں ہوسکتیں۔ مسلمان رہنا چاہتے ہو تو

سب کو چھوڑ کر صرف اس بات کو مانو جو ہم نے بتائی ہے :

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ۔ وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗۤ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ؕ وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۔ وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ؕ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۔ (لقمان - ۳)

یعنی " اور جب ان سے کہا گیا کہ اس حکم کی پیروی کرو جو خدا نے بھیجا ہے تو انہوں نے کہا کہ نہیں ہم تو اس بات کی پیروی کرینگے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے، چاہے شیطان ان کو عذاب جہنم ہی کی طرف کیوں نہ بلا رہا ہو۔ جو کوئی اپنے آپ کو بالکل خدا کے سپرد کردے اور نیکوکار ہو اس نے تو مضبوط رسی تھام لی اور آخر کار تمام معاملات خدا کے ہاتھ میں ہیں۔ اور جس نے انکار کیا تو اے نبی تم کو اس کے کفر سے رنجیدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ وہ سب ہماری طرف واپس آنیوالے ہیں پھر ہم انہیں انکے اعمال کا نتیجہ دکھا دینگے "

یہ گمراہی کے آنے کا دوسرا راستہ تھا۔ اب تیسرا راستہ قرآن نے یہ بتایا ہے کہ انسان جب خدا کے حکم کو چھوڑ کر دوسرے لوگوں کا حکم ماننے لگتا ہے، اور یہ خیال کرتا ہے کہ فلاں شخص بڑا آدمی ہے، اسکی بات پکی ہوگی، یا فلاں شخص کے ہاتھ میں میری روٹی ہے اس لیے اسکی بات ماننی چاہیے، یا فلاں شخص بڑا صاحب اقتدار ہے اسلیے اسکی فرمانبرداری کرنی چاہیے، یا فلاں صاحب اپنی بددعا سے مجھے تباہ کردینگے یا اپنے ساتھ جنت میں لے جائینگے اسلیے جو وہ کہیں وہی صحیح ہے، یا فلاں قوم بڑی ترقی کر رہی ہے اسلیے اسکے طریقے اختیار کرنے چاہییں، تو ایسے شخص پر خدا کی ہدایت کا راستہ بند ہو جاتا ہے۔

وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (الانعام-۱۴)

"اور اگر تو نے ان بہت سے لوگوں کی اطاعت کی جو زمین میں رہتے ہیں تو وہ تجھ کو خدا کے راستہ سے بھٹکا دینگے۔"

یعنی آدمی سیدھے راستہ پر اُسی وقت ہو سکتا ہے جب اسکا ایک خدا ہو۔ سینکڑوں ہزاروں خدا جس نے بنا لیے ہوں، اور جو کبھی اِس خدا کے کہے پر چلتا ہو، تو کبھی اُس خدا کے کہے پر، وہ سیدھا راستہ کہاں پا سکتا ہے۔

اب آپ کو معلوم ہو گیا کہ گمراہی کے تین بڑے بڑے سبب ہیں۔

ایک نفس کی بندگی۔

دوسرے باپ دادا اور خاندان اور قبیلے کے رواجوں کی بندگی۔

تیسرے، عام طور پر دنیا کے لوگوں کی بندگی جن میں دولت مند لوگ اور حکام وقت، اور بناوٹی پیشوا، اور غیر قومیں، سب ہی شامل ہیں۔

یہ تین بڑے بڑے بُت ہیں، جو خدائی کے دعویدار بنے ہوئے ہیں۔ جو شخص مسلمان بننا چاہتا ہو اسکو سب سے پہلے ان تینوں بتوں کو توڑنا چاہیے، پھر وہ حقیقت میں مسلمان ہو جائیگا ورنہ جس نے یہ تینوں بت اپنے دل میں بٹھا رکھے ہوں، اس کا بندۂ خدا ہونا مشکل ہے۔ وہ دن میں پچاس وقت کی نمازیں پڑھ کر اور دکھاوے کے روزے رکھ کر، اور مسلمانوں کی سی شکل بنا کر انسانوں کو دھوکا دے سکتا ہے، خود اپنے نفس کو بھی دھوکا دے سکتا ہے کہ میں پکا مسلمان ہوں، مگر خدا کو دھوکا نہیں دے سکتا۔

خطبۂ ثانیہ | الحمد للّٰہ العلی العظیم والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم

بھائیو! آج میں نے آپکے سامنے جن تین بتوں کا ذکر کیا ہے انکی بندگی اصلی شرک ہے۔

آپ نے پتھر کے بت توڑ دیے۔ انیٹ اور چونے سے بنے ہوئے بت خانے ڈھا دیے۔ مگر سینوں میں جو بت خانے بنے ہوئے ہیں، انکی طرف کم توجہ کی۔ سب سے زیادہ ضروری، بلکہ مسلمان ہونے کیلیے اولین شرط، ان بتوں کو توڑنا ہے۔ اگرچہ میرا خطاب تمام مسلمانوں سے ہے، اور مجھے یقین ہے کہ ساری دنیا میں اور تمام ہندوستان میں مسلمان جس قدر نقصان اٹھا رہے ہیں وہ اپنی تین بتوں کی پوجا کا نتیجہ ہے، مگر چونکہ اس وقت میرے سامنے میرے پنجابی بھائی ہیں، اسلیے میں خاص طور پر ان سے کہتا ہوں کہ آپ کی تباہی اور آپ کی ذلت اور مصیبت کی جڑ یہ تین چیزیں ہیں جو آپ نے ابھی مجھ سے سنی ہیں۔ آپ اس پنجاب کی سرزمین میں ڈیڑھ کروڑ سے زیادہ ہیں۔ اس صوبہ کی آبادی میں آدھے سے زیادہ آپ ہیں اور آدھے سے کم میں دوسری قومیں ہیں۔ مگر اتنی بڑی قوم ہونیکے باوجود یہاں آپ کا کوئی وزن نہیں۔ بعض نہایت قلیل التعداد قوموں کا وزن آپ سے بڑھ کر ہے۔ اسکی وجہ پر بھی آپ نے کبھی غور کیا؟ اسکی وجہ صرف یہ ہے کہ نفس کی بندگی، خاندانی رواجوں کی بندگی، اور خدا کے سوا دوسرے انسانوں کی بندگی نے آپ کی طاقت کو اندر سے کھوکھلا کر دیا ہے۔

آپ میں راجپوت ہیں، گکھڑ ہیں، مغل ہیں، جاٹ ہیں، اور بہت سی قومیں ہیں۔ اسلام نے ان سب قوموں کو ایک قوم، ایک دوسرے کا بھائی، ایک پختہ دیوار بننے کیلیے کہا تھا جسکی اینیٹ سے اینٹ جڑی ہوئی ہو۔ مگر آپ اب بھی وہی پرانے ہندوانہ خیالات لیے ہوئے بیٹھے ہیں۔ جس طرح ہندوؤں میں الگ الگ گوتریں ہیں، اسی طرح آپ میں بھی قبیلے قبیلے الگ ہیں۔ آپس میں مسلمانوں کی طرح شادی بیاہ نہیں۔ ایک دوسرے سے برادری اور بھائی چارہ نہیں۔ زبان سے آپ ایک دوسرے کو مسلمان بھائی کہتے ہیں۔ مگر حقیقت میں آپ کے درمیان وہی سب امتیازات ہیں جو اسلام سے پہلے تھے۔ ان امتیازات نے آپ کو ایک مضبوط دیوار نہیں بننے دیا۔

آپ کی ایک ایک اینٹ الگ ہے - آپ نہ مل کر اٹھ سکتے ہیں اور نہ مل کر کسی مصیبت کا مقابلہ کر سکتے ہیں - اگر اسلام کی تعلیمات کے مطابق آپ سے کہا جائے کہ توڑ دو ان امتیازات کو، اور آپس میں مل کر ایک ہو جاؤ، تو آپ کیا کہینگے؟ بس وہی ایک بات، یعنی ہمارے باپ دادا سے جو رواج چلے آرہے ہیں ان کو ہم نہیں توڑ سکتے - اس کا جواب خدا کی طرف سے کیا ملتا ہے بس یہی کہ تم نہ توڑو ان رواجوں کو، تم نہ چھوڑو ہندوؤں کی تقلید کو - ہم بھی تم کو ٹکڑے ٹکڑے کر دینگے، اور تمہاری کثرت تعداد کے باوجود تم کو ذلیل و خوار کر کے دکھائینگے -

اللہ نے آپ کو حکم دیا تھا کہ تمہاری وراثت میں لڑکے اور لڑکیاں سب شریک ہیں - آپ اس کا جواب کیا دیتے ہیں؟ یہ کہ ہمارے باپ دادا کے قانون میں لڑکے اور لڑکیاں شریک نہیں ہیں - اور ہم خدا کے قانون کے بجائے باپ داد کا قانون مانتے ہیں - خدارا مجھے بتایئے کہ کیا اسلام اسی کا نام ہے - آپ سے کہا جاتا ہے کہ اس خاندانی قانون کو توڑ دیجیے - آپ میں سے ہر شخص کہتا ہے کہ جب سب توڑینگے تو میں بھی توڑ دونگا - ورنہ اگر دوسروں نے لڑکی کو حصہ نہ دیا، اور میں نے دیدیا تو میرے گھر کی دولت تو دوسروں کے پاس چلی جائیگی، مگر دوسرے کے گھر کی دولت میرے گھر میں نہ آئیگی - غور کیجیے کہ اس جواب کے کیا معنی ہیں - کیا خدا کے قانون کی اطاعت اسی شرط سے کی جائیگی کہ دوسرے اطاعت کریں تو آپ بھی کرینگے؟ کل آپ کہینگے کہ دوسرے زنا کرینگے تو میں بھی کرونگا - دوسرے چوری کرینگے تو میں بھی کرونگا - غرض دوسرے جب تک سب گناہ نہ چھوڑینگے، میں بھی اس وقت تک سب گناہ کرتا رہونگا - بات یہ ہے کہ اس معاملہ میں تینوں بتوں کی پرستش ہو رہی ہے - نفس کی بندگی بھی ہے - باپ دادا کی بندگی بھی، اور مشرک قوموں کی بندگی بھی - اور ان تینوں کے ساتھ اسلام کا دعویٰ بھی ہے -

اسی قسم کے اور بہت سے امراض آپ میں پھیلے ہوئے ہیں، اور ان سب میں آپ یہی دیکھینگے کہ کہیں ایک بت کی پرستش ہے اور کہیں دو بتوں کی، اور کہیں تینوں بتوں کی۔ جب یہ بت پوجے جارہے ہوں، اور ان کے ساتھ اسلام کا دعوی بھی ہو تو آپ کیسے امید کرسکتے ہیں کہ آپ پر اُن رحمتوں کی بارش ہوگی جن کا وعدہ سچے مسلمانوں سے کیا گیا ہے۔

درود وسلام ودعا

دو جلیل القدر کتابیں کوڑیوں کے مول

تفسیر ابن کثیر (عربی مصری) اہل علم کو معلوم ہے کہ بسیط ارض پر اس پایہ کی کوئی تفسیر کسی زبان میں آج تک نہیں لکھی گئی گویا جسکے پاس یہ کتاب ہو اس کے پاس فن تفسیر اور معارف قرآن کا معتمد ترین ذخیرہ موجود ہے۔ پہلے اسکی قیمت چالیس روپے تھی اب جدید طبع ہوکر آئی ہے اور قیمت میں حیرت انگیز کمی کردیگئی ہے یعنی اسوقت صرف ساڑھے بارہ روپے میں آپ کو مل سکتی ہے۔

فتح القدیر شرح ہدایہ (مصری) علمائے کرام اور ارباب فتوی جانتے ہیں کہ فقہ حنفی میں یہ کتاب اعلیٰ درجہ کی معتمد اور مستند مانی جاتی ہے اس کے مصنف حضرت امام ابن ہمامؒ کو مجتہد فی المذہب تسلیم کیا گیا ہے۔ پہلے اس کی قیمت ساٹھ روپے تھی ابھی ابھی جدید طبع ہوکر آئی ہے اور اس وقت صرف بائیس روپے میں آپ کو مل سکتی ہے۔ عنایہ شرح ہدایہ اور حاشیہ چلپی بھی حسب سابق اس کے ساتھ ہے۔

کتب بالا اور ہر قسم کی علمی و دینی کتابیں مناسب قیمتوں پر ملنے کا پتہ: دفتر الفرقان بریلی (یوپی)